فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۳۱)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): بچوں کے ناموں کے متعلق شریعت نے کیا راہنمائی کی ہے؟

(جواب): ہر معاملہ کی طرح شریعت نے ناموں کے متعلق بھی راہنمائی کی ہے۔ اچھے اور خوبصورت نام رکھنے کی ترغیب دی ہے، نبی کریم ﷺ نے جن صحابہ کے نام درست نہ تھے، ان کو تبدیل فرمایا، تاکہ نام سے ہی نیک شگون لیا جائے۔

❀ امام سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: آپ کا نام؟، عرض کیا: حزن (جس کا معنی تنگی و پریشان ہے)، فرمایا: (حزن نہیں، بلکہ) آپ کا نام سہل (آسانی وفراخی) ہوگا، مگر میرے دادا نے نام تبدیل نہ کیا، تو اس وقت سے حزن وملال ہمارا مقدر بنا ہوا ہے۔

(صحيح البخاري: 6190)

❀ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو اُسید رضی اللہ عنہ کے بیٹے کا نام بدل کر منذر رکھا، تو اس دن سے اسے منذر کہا جانے لگا۔

(صحيح البخاري: 6191، صحيح مسلم: 2149)

(سوال): دوران نماز سامنے سانپ یا کوئی زہریلا جانور آجائے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): دوران نماز بھی ان زہریلی اشیا کو مارنے کا حکم ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ.

''نبی کریم ﷺ نے نماز میں بھی دو کالی چیزوں (سانپ اور بچھو) کو مارنے کا حکم دیا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 473/2، سنن أبي داوٗد : 921، سنن النّسائي : 1203، سنن التّرمذي : 390، سنن ابن ماجه : 1245، صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۸۶۹)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۳۵۱) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۵۶/۱) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر ۱۸۸/۴) نے بھی ''صحیح'' قرار دیا ہے، سفیان کی متابعت ہوئی ہے، مسند احمد (۴۷۳/۲) میں یحییٰ بن ابی کثیر نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

سوال: شراب کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب: شراب اور ہر نشہ آور چیز کو کھانا یا پینا حرام ہے، خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ ہو، جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں منبر رسول اللہ ﷺ پر خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کی اور وعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: امابعد! جس روز شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا اس وقت وہ انگور، کھجور، گندم، جَو اور شہد پانچ چیزوں سے بنائی جاتی تھی اور خمر (شراب) ہر اس چیز کو کہتے ہیں، جو عقل کو ڈھانپ لے (زائل کر دے)۔''

(صحيح البخاري : 4619، صحيح مسلم : 3032)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُجْعَلُ خَلًّا فَكَرِهَهُ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کا سرکہ بنانے کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ نے اسے ناپسند کیا۔''

(صحيح مسلم: 1983)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

''ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔''

(صحيح البخاري: 5585، صحيح مسلم: 2001)

❁ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدَنَا أَشْرِبَةً أَوْ شَرَابًا مِّنْ هٰذَا الْبِتْعِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرِ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ فَمَا تَأْمُرُنَا فِيهَا؟، قَالَ: أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

''میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے پاس کچھ مشروبات ہیں جو تبع یعنی شہد کی شراب، اور مزر یعنی مکئی اور جو کی نبیذ ہے، تو آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے روکتا ہوں۔''

(صحيح البخاري: 4343، صحيح مسلم: 1733)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ.

''ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر خمر حرام ہے۔''

(صحیح مسلم : 2003)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّنْبَذَ فِي الْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمَةِ وَالنَّقِيرِ، قَالَ: وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیر (تارکول لگا ہوا برتن) مزفت (روغنی برتن) دبا (کدو سے بنا ہوا برتن) حنتمہ (پرانا سبز مٹکا) اور نقیر (لکڑی کا برتن) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے، نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 501/2، سنن النّسائي : 5592، سنن ابن ماجه : 3401، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (۱۸۶۴)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۴۰۸) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۵۸) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

''ہر نشہ آور چیز خمر (شراب) ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 16/2۔21، سنن النّسائي : 5590، سنن التّرمذي : 1864، سنن ابن ماجه : 3390، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۳۶۹) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۵۹) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ .

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو، تو اس کی تھوڑی سی مقدار بھی حرام ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 343/3، سنن أبي داوٗد : 3681، سنن التّرمذي : 1865، سنن ابن ماجه : 3393، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب'' کہا ہے اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۶۰) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ اس حدیث کا ایک دوسرا طریق صحیح ابن حبان (۵۳۸۲) میں آتا ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَسْكَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ .

''جس چیز کا ایک فرق (16 رطل وزن) نشہ پیدا کرے، اس کا ایک چلو بھی حرام ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 6/71۔131، سنن أبي داوٗد : 3687، سنن التّرمذي : 1866، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۳۸۳) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۶۱) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ .

''جس چیز کی زیادہ مقدار استعمال کرنے سے نشہ آتا ہو، تو میں آپ کو اس کی کم

مقدار سے بھی منع کرتا ہوں۔''

(سنن النّسائي :5611، سنن الدّارمي : 2099، مسند أبي يعلٰى : 694، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵۳۷۰) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۸۶۸) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے آپ کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سو اب ان کی زیارت کیا کریں، کیوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی ماں کی (قبر کی) زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے، یہ آخرت یاد دلاتی ہے، میں نے آپ کو تین دن سے زائد قربانی کا گوشت رکھنے سے منع کیا تھا، میرا مقصد یہ تھا کہ مالدار لوگ ان لوگوں کے لیے فراخی پیدا کریں، جن کے پاس (قربانی کی) گنجائش نہیں ہے، اب آپ کھائیں بھی اور جمع بھی کر سکتے ہیں اور میں نے آپ کو کچھ برتنوں (کے استعمال) سے روکا تھا، برتن کسی چیز کو حلال یا حرام نہیں کرتا، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

(صحیح مسلم : 106/977)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُّخْلَطَا جَمِيعًا، وَعَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُّخْلَطَا جَمِيعًا، وَّكَتَبَ إِلٰى أَهْلِ جُرَشٍ أَنْ لَّا يَخْلِطُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ گدر (آدھی پکی ہوئی) کھجور اور (مکمل) پکی ہوئی کھجور، نیز خشک انگور (کشمش) اور کھجور کو اکٹھا ملا کر نبیذ بنایا جائے، نیز

آپ نے جُرش والوں کو لکھ بھیجا کہ وہ خشک انگور اور کھجور کو ملا کر نبیذ نہ بنائیں۔''

(صحیح مسلم : 1990)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا أُنْزِلَ آخِرُ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ .

''جب سورت بقرہ کی آخری آیات اتریں، جن میں سود کا بیان ہے، تو نبی کریم ﷺ باہر نکلے اور لوگوں کے سامنے ان آیات کی تلاوت کی، پھر آپ نے شراب کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا۔''

(صحیح البخاري : 459، صحیح مسلم : 1580)

❁ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی:

''فلاں آدمی نے شراب بیچی ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فلاں شخص کو اللہ تباہ کرے، اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے، ان پر چربی حرام کی گئی، تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا۔''

(صحیح البخاري : 2223، صحیح مسلم : 1582)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے شراب، بت، مردار اور خنزیر کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ مسلمانوں میں سے کسی نے پوچھا: مردار کی چربی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اس سے چمڑے اور کشتیوں کو رنگا جاتا ہے، نیز لوگ اس سے چراغ

بھی جلاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: حرام ہے، اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے، جب ان پر چربی حرام ہوئی، تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔''

(صحيح البخاري: 2236، صحيح مسلم: 1581)

سوال: کیا حق شفعہ ثابت ہے؟

جواب: ہر غیر منقولہ جائیداد کی خریداری کا اول حق دار پڑوسی ہے، جب تک اس پر جائیداد پیش نہ کی جائے، کسی دوسرے کو دینا جائز نہیں اور وہ حق شفعہ کر کے اس لین دین کو روک سکتا ہے، البتہ حق شفعہ ایک بار ہی حاصل ہوتا ہے، اس کے بعد پڑوسی کو دوبارہ دعویٔ شفعہ کا حق حاصل نہیں۔

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَيُّكُمْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيكِهٖ .

''جس کے پاس زمین یا کھجور (کا باغ) ہو، تو وہ اسے اپنے ساجھی پر پیش کیے بغیر فروخت نہ کرے۔''

(مسند الإمام أحمد: 307/3، سنن النّسائي: 4704، سنن ابن ماجه: 2492، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابو عوانہ رحمہ اللہ (۵۵۲۴) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (٦٤١) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ مسند حمیدی (۱۳۰۹) میں سفیان بن عیینہ اور ابو الزبیر نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَّمْ يُقْسَمْ رَبْعَةٍ، أَوْ حَائِطٍ لَّا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يَّبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهٗ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ فَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس مشترکہ چیز میں شفعہ کا حق رکھا ہے، جو تقسیم نہ ہوئی ہو، خواہ مکان ہو یا باغ ہو، اپنے ساجھی کو اطلاع دیے بغیر اسے بیچنا مالک کے لیے جائز نہیں ہے۔ وہ (ساجھی) چاہے گا، تو خرید لے گا، چاہے گا، تو چھوڑ دے گا۔ اگر مالک ساجھی کو بتائے بغیر فروخت کر دے، تو ساجھی اس کا زیادہ حقدار ہے۔''

(صحيح مسلم : 1608)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا حق دیا تھا، جو ابھی تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے بدل دیے جائیں، تو پھر حق شفعہ باقی نہیں رہتا۔''

(صحيح البخاري : 2213)

❁ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْجَارُ أَحَقُّ بِدَارِ الْجَارِ أَوِ الْأَرْضِ .

''پڑوسی ہمسائے کا گھر یا زمین خریدنے کا زیادہ حقدار ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 5/8-12، سنن أبي داوٗد : 3517، سنن التّرمذي : 1368،
وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (٦٤٤) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❀ سیدنا شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهٖ، زَادَ أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَمْرٍو : مَا سَقَبُهٗ؟ قَالَ : الشُّفْعَةُ، قُلْتُ : زَعَمَ النَّاسُ أَنَّهُ الْجِوَارُ؟ قَالَ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ ذٰلِكَ .

''پڑوسی قربت کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔ابونعیم کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے عمرو سے پوچھا:سقب سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:اس سے شفعہ مراد ہے۔میں نے کہا:لوگ تو کہتے ہیں کہ اس سے پڑوس مراد ہے۔ انہوں نے کہا:لوگ تو یہی کہتے ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 389/4، مسند الطّیالسي : 973-1272، سنن الدّارقطني :
224/4، وسندہٗ حسنٌ

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (٦٤٥) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

سوال: حرمت والے مہینے کون کون سے ہیں؟

جواب: حرمت والے مہینے چار ہیں؛

① ذوالقعدہ ② ذوالحجہ ③ محرم ④ رجب

سوال: کیا سانپ بچھو وغیرہ کے ڈسنے پر دَم کرنا جائز ہے؟

جواب: کوئی زہریلی چیز ڈس لے، تو جس طرح دوائی استعمال کرنا جائز ہے، اسی طرح دَم کرنا جائز ہے، بشرطیکہ دَم کے الفاظ میں شرک وبدعت کی آمیزش نہ ہو، یہ بھی علاج کی ایک قسم ہے۔

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''کسی سفر کے دوران ہم نے ایک جگہ پڑاوَ ڈالا، تو ایک بچی آ کر کہنے لگی: اس قبیلے کے سردار کو بچھو وغیرہ نے کاٹ لیا ہے اور ہمارے معالج غائب ہیں۔ کیا آپ میں کوئی دم کرنا جانتا ہے؟ ایک صحابی اس کے ساتھ چل دیئے۔ ہم نے انہیں کبھی دم کرتے نہیں دیکھا تھا، لیکن انہوں نے دم کیا اور وہ سردار صحت یاب ہو گیا۔ سردار نے انہیں تیس بکریاں دیں اور ہمیں دودھ بھی پلایا، وہ بکریاں لے کر آ گئے، تو ہم نے پوچھا: کیا آپ جانتے ہیں کہ دم کیسے کیا جاتا ہے؟ کہنے لگے: نہیں، میں نے تو بس سورت فاتحہ پڑھی اور دم کر دیا۔ بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا، کہ اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں۔ پھر ہم مدینہ منورہ پہنچے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ سورت فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لیں اور میرا حصہ بھی رکھیے گا۔''

(صحيح البخاري: 5007، صحيح مسلم: 2201)

سوال: کیا انگلیوں پر تسبیح کرنا جائز ہے؟

جواب: تسبیح کسی بھی چیز پر گنی جا سکتی ہے، کیونکہ اس کا مقصود گنتی پوری کرنا ہوتا ہے،

لہٰذا انگلیوں پر گن کر تسبیح کرنا جائز ہے۔

(سوال): کیا بہرے کو نکاح کا گواہ بنایا جا سکتا ہے؟

(جواب): چونکہ بہرہ سن نہیں سکتا، اس لیے وہ گواہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا، البتہ اگر وہ نکاح نامہ اور اس میں طے شدہ شرائط پڑھ سکتا ہے، تو اس کی گواہی معتبر ہے۔

(سوال): اُصول شرع کتنے ہیں؟

(جواب): محدثین کرام کے ہاں بالا جماع اُصول شرع چار ہیں۔

① قرآن مجید ② حدیث ③ اجماع ④ قیاس صحیح۔

۞ علامہ ابوالحسین یحیٰی بن ابی الخیر یمنی رحمہ اللہ (۵۵۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْأُصُولُ الَّتِي بَنٰى أَصْحَابُ الْحَدِيثِ عَلَيْهَا أَقْوَالَهُمُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْإِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ.

''محدثین نے جن اُصولوں پر اپنے اقوال کی بنیاد ڈالی ہے، وہ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس ہیں۔''

(الانتصار في الرّدّ على المُعتزلة القدرية الأشرار :102/1)

انہیں دلائل شرعیہ، احکام شرعیہ، ادلہ اربعہ، مآخذ شرعیہ، ادلۃ الاحکام، دلائل الفقہ، اُصول اربعہ، ادلۃ اجتہادیہ، مصادر اربعہ اور ادلہ سمعیہ بھی کہا جاتا ہے۔

۞ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) نقل کرتے ہیں:

قَالَ الْمُهَلَّبُ وَغَيْرُهُ: إِذَا كَانَ الرَّأْيُ وَالْقِيَاسُ عَلٰى أَصْلٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ أَوْ إِجْمَاعِ الْأُمَّةِ فَهُوَ مَحْمُودٌ، وَهُوَ الْاِجْتِهَادُ وَالْاِسْتِنْبَاطُ الَّذِي أَبَاحَهُ اللّٰهُ لِلْعُلَمَاءِ، وَأَمَّا

الرَّأْيُ الْمَذْمُومُ وَالْقِيَاسُ الْمُتَكَلَّفُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ، فَهُوَ مَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى هٰذِهِ الْأُصُولِ؛ لِأَنَّ ذٰلِكَ ظَنٌّ وَنَزْعٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا قَوْلُهٗ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾(بني إسرائيل : ٣٦)

''علامہ مہلب بن ابی صفرہ رحمہ اللہ وغیرہ نے کہا ہے: جب رائے اور قیاس کی بنیاد کتاب اللہ، سنت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا اجماع امت پر ڈالی جائے، تو وہ قیاس اور رائے محمود ہے۔ یہی وہ اجتہاد اور استنباط ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے علما کے لیے مباح قرار دیا ہے۔ جبکہ مذموم رائے اور ممنوع قیاس وہ ہے، جس کی بنا ان اُصولوں پر نہ ڈالی جائے، کیونکہ یہ محض گمان ہے اور شیطان کی چال ہے۔ اس کی دلیل فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾(بني إسرائيل : ٣٦) ''اس کی پیروی مت کریں، جس کا آپ کو علم نہیں۔''

(شرح صحيح البخاري : 351/10، التّوضيح لابن المُلَقِّن : 66/33)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (٨٥٢ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْأُصُولَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْإِجْمَاعُ وَالْقِيَاسُ وَالْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فِي الْحَقِيقَةِ هُمَا الْأَصْلُ وَالْآخَرَانِ مَرْدُودَانِ إِلَيْهِمَا .

''اُصول شریعت درحقیقت قرآن، سنت، اجماع اور قیاس (صحیح) ہیں۔ درحقیقت قرآن اور حدیث ہی اصل ہیں، دوسرے دو (اجماع وقیاس) انہی کی طرف لوٹتے ہیں۔''

(فتح الباري : 366/4)

۞ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) نے بھی یہی اصول ذکر کیے ہیں۔

(كتاب المَجروحين : 158/3)

۞ علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) نے بھی چار اُصول ذکر کیے ہیں۔

(كشف المُشكِل من حديث الصّحيحَين : 423/3)

۞ علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ) نے بھی چار اصول ذکر کیے ہیں۔

(سُبُل السّلام :14/1)

۞ علامہ شوکانی رحمہ اللہ (۱۲۵۰ھ) نے بھی یہی کہا ہے۔

(نيل الأوطار : 257/5)

سوال: قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی مشروع اور مستحب مؤکد سنت ہے، شعائر اسلام میں سے ہے، اللہ تعالیٰ کے قرب کا بہترین ذریعہ ہے، یہ ضروریات دین میں سے ہے، جانتے بوجھتے اس کا انکار کفر والحاد ہے، مسلمانوں کا متواتر اور متوارث عمل ہے۔

۞ امام ابن منذر رحمہ اللہ (319ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ الضَّحَايَا لَا يَجُوزُ ذِبْحُهَا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ.

''اجماع ہے کہ دس ذوالحجہ کے طلوع فجر سے پہلے قربانیاں ذبح کرنا جائز نہیں۔''

(الاجماع، ص 78)

۞ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (463ھ) لکھتے ہیں:

اَلَّذِي يُضَحّٰى بِهٖ بِإِجْمَاعٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ الْأَزْوَاجُ الثَّمَانِيَةُ

وَهِيَ الضَّأْنُ وَالْمَعِزُ وَالْإِبِلُ وَالْبَقَرُ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ چار قسم کے جوڑوں کی قربانی ہوگی، بھیڑ، بکری، اونٹ اور گائے۔''

(التّمهيد لما في المؤطإ من المعاني والأسانيد : 188/23)

❁ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (682ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ الْأُضْحِيَّةِ .

''مسلمانوں کا قربانی کی مشروعیت پر اجماع ہے۔''

(الشّرح الكبير : 530/3)

❁ علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا أَنْكَرَ أَصْلَ مَشْرُوعِيَّتِهِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا بَيْنَ الْأُمَّةِ فَإِنَّهٗ يَكْفُرُ .

''جس عمل کی مشروعیت پر امت کا اجماع ہو، اس کا سرے سے انکار کر دے، تو کافر ہو جائے گا۔''

(فتاویٰ شامی : 314/6)

❁ نیز نقل کرتے ہیں:

لَوْ أَنْكَرَ أَصْلَ الْوِتْرِ وَأَصْلَ الْأُضْحِيَّةِ كَفَرَ .

''اگر کوئی شخص وتر اور قربانی کی مشروعیت کا انکار کرے، وہ کافر ہو جائے گا۔''

(فتاویٰ شامی : 314/6)

سوال: قربانی کے لیے جانور کی عمر کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: قربانی کے جانور کا دوندا ہونا شرط ہے، یہ کم سے کم عمر ہے، ورنہ اس سے

زائد عمر کے جانور کی قربانی بھی جائز ہے۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يُّعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ .

''دوندا جانور ہی ذبح کریں، تنگی کی صورت میں بھیڑ کی نسل سے جذعہ ذبح کر لیں۔''

(صحيح مسلم : ١٩٦٣)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ ھ) فرماتے ہیں:

''ارباب علم مُسِنَّةٌ دوندے اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ کو کہتے ہیں، نیز اس حدیث میں وضاحت ہے کہ بھیڑ کے علاوہ جنس کا جَذَعَةٌ بطور قربانی جائز نہیں، بقول قاضی عیاض رحمہ اللہ اس پر اجماع ہے۔''

(شرح صحيح مسلم : ٢/١٥٥)

❁ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ثَنِيًّا فَصَاعِدًا وَاسْتَسْمِنْ فَإِنْ أَكَلْتَ أَكَلْتَ طَيِّبًا وَإِنْ أَطْعَمْتَ أَطْعَمْتَ طَيِّبًا .

''قربانی کا جانور دوندا یا اس سے بڑا ہو، اسے خوب فربہ کیجئے، جب کھلائیں، تو اچھا کھلائیں۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ٩/٢٧٣، وسندهٗ صحيحٌ)

تمام اہل لغت کے نزدیک مسنہ کا معنی دوندا ہے۔ بعض اہل علم نے سہولت کے پیش نظر جانور کی عمر بیان کر دی ہے۔ اگر اس عمر کو پہنچ جاتا ہے، مگر دوندا نہیں ہوتا، تو قربانی جائز

نہیں۔اس لیے قربانی میں شرط جانور کے دوندا ہونے کی ہے، نہ کہ عمر کی۔

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ العِلْمِ أَنْ لَا يُجْزِءَ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعْزِ، وَقَالُوا: إِنَّمَا يُجْزِءُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ بکری کی جنس کا ''جذعہ'' قربانی میں کفایت نہیں کرتا، جبکہ بھیڑ کی جنس کا ''جذعہ'' کفایت کرتا ہے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث: ١٥٠٨)

❁ سیدنا ابو بردہ بن دینار انصاری رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے ہی قربانی کر لی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ قربانی کرنے کا حکم فرمایا، عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس کھیرا بکرا ہے، جو دوندا سے بہتر ہے۔ فرمایا:

اِذْبَحْهَا، وَلَنْ تَجْزِيَ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

''آپ اسی کی قربانی کر سکتے ہیں، لیکن کسی اور کے لیے کھیرا بکرا کفایت نہیں کرے گا۔''

(صحيح البخاري: ٩٦٨، صحيح مسلم: ١٩٦١)

''جذعہ'' کی عمر میں اختلاف ہے، جمہور ایک سال کے قائل ہیں اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ ھ) فرماتے ہیں:

اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ مَا لَهُ سَنَةٌ تَامَّةٌ، هٰذَا هُوَ الْأَصَحُّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا، وَهُوَ الْأَشْهَرُ عِنْدَ أَهْلِ اللُّغَةِ وَغَيْرِهِمْ.

''بھیڑ کی جنس کا ''جذعہ''مکمل ایک سال کا ہوتا ہے، یہی ہمارے اصحاب کے نزدیک صحیح ترین ہے اور اہل لغت کے ہاں مشہور ہے۔''

(شرح صحیح مسلم : ۲/۱۵۵)

اس حدیث میں مذکورہ حکم عام ہے اور ہر جانور کو شامل ہے، وہ بکری کی جنس ہو یا بھیڑ کی، گائے کی جنس ہو یا اونٹ کی، سب کا دوندا ہونا ضروری ہے، وہ صحیح احادیث جن میں بھیڑ کے جَذَعَةٌ کی قربانی کا جواز ہے، وہ تنگی پر محمول ہیں، یعنی دوندا جانور نہ ملے، تو ایک سال کا دنبہ یا بھیڑ ذبح کی جاسکتی ہے، اس طرح تمام احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

تنگی کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں؛

① دوندا جانور دستیاب نہ ہونا۔

② قوت خرید سے باہر ہونا۔

تنبیہ:

بعض ناعاقبت اندیش جانور دوندا باور کروانے کے لئے سامنے والے دانت توڑ دیتے ہیں، یہ محض دھوکا اور فریب ہے، ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔

(سوال): جانور میں کون سے عیوب قربانی کے لیے مانع ہیں؟

(جواب): جانور میں درج ذیل عیوب ونقائص نہ ہوں؛

❀ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ، الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي .

''چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں: (۱) کانا (۲) واضح بیمار (۳) لنگڑا

(۴) شکستہ ولاغر۔''

(مسند الإمام أحمد : ٤/٨٤، سنن أبي داؤد : ٢٨٠٢ ، سنن النسائي : ٤٣٧٤ ، سنن الترّمذي : ١٤٩٧ ، سنن ابن ماجه : ٣١٤٤، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی، امام ابن خزیمہ (۲۹۱۲)، امام ابن حبان (۵۹۱۹، ۵۹۲۲)، امام ابن الجارود (۴۸۱) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۶۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

خریداری کے بعد عیب پیدا ہو جائے، تو کوئی حرج نہیں۔

❀ **سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:**

إِنْ كَانَ أَصَابَهَا بَعْدَ مَا اشْتَرَيْتُمُوهَا فَأَمْضُوهَا، وَإِنْ كَانَ أَصَابَهَا قَبْلَ أَنْ تَشْتَرُوهَا فَأَبْدِلُوهَا .

''خریداری کے بعد عیب پیدا ہو، تو قربانی کر لیں، عیب پہلے سے موجود ہو، تو جانور بدل لیں۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : ٩/٢٨٩ ، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ **زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:**

إِذَا اشْتَرَى الرَّجُلُ أُضْحِيَتَهٗ فَمَرِضَتْ عِنْدَهٗ، أَوْ عَرَضَ لَهَا مَرَضٌ فَهِيَ جَائِزَةٌ .

جانور خریدنے کے بعد بیمار ہو جائے، تو قربانی جائز ہے۔''

(مصنّف عبدالرّزاق : ٤/٣٨٦ ، ح : ٨١٦١، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ **سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (قربانی کے) جانور**

کی آنکھیں اور کان بغور دیکھنے کا حکم فرمایا۔

(سنن النّسائي : ٤٣٨١، سنن التّرمذي : ١٥٠٣، سنن ابن ماجه : ٣١٤٣، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی نے ''حسن صحیح'' امام ابن خزیمہ (۲۹۱۴) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔

یہ حکم وجوبی نہیں، بلکہ استحباب پر محمول ہے۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کان کٹے اور ٹوٹے سینگ والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔''

(سنن أبي داؤد : ٢٨٠٥، سنن النّسائي : ٤٣٨٢، سنن التّرمذي : ١٥٠٣، سنن ابن ماجه : ٣١٤٥، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

یاد رہے کہ کان اور سینگ میں معمولی نقص مضر نہیں۔

تنبیہ:

① بعض جانوروں کے پیدائشی طور پر خصیتین نہیں ہوتے، ایسے جانوروں کی قربانی درست ہے۔

② پیدائشی طور پر سینگوں کا نہ ہونا قربانی سے مانع نہیں۔

③ حاملہ جانور کی قربانی جائز ہے، اجتناب بہتر ہے۔